عصری عالمی سیاست

بارھویں جماعت کی درسی کتاب

5272

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

विद्ययाऽमृतमश्नुते
एन सी ई आर टी
NCERT
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

Asri A'lami Siyasat
(Contemporary World Politics)
Textbook for Class XII

ISBN 81-7450-777-4

پہلا اردو ایڈیشن

اگست 2007 شراون 1929

دیگر طباعت

مئی 2015 ویشاکھ 1937
فروری 2016 پھالگن 1937
ستمبر 2018 بھادرپد 1940
مئی 2019 ویشاکھ 1941

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چیپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فِٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

قیمت : ₹ 00.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	سنیل کمار

سرورق اور آرٹ
شویتا راؤ

تصاویر
عرفان

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ’’کمیٹی برائے درسی کتاب‘‘ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سائنس اور ریاضی کے مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر یوگیندر یادو اور پروفیسر سہاس پالشیکر اور اس کتاب کے صلاح کار پروفیسر کانتی باجپئی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم

© NCERT not to be republished

کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیرالحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم ڈاکٹر انعام الحق علمی کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی
20 نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

دیباچہ

''عصری عالمی سیاست''، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے ان اقدام کا حصہ ہے جو اس نے طلبا کے لیے سیاست کی تفہیم کے لیے کیے ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں کلاس کے لیے لکھی گئی دوسری کتابیں سیاست کے دیگر پہلوؤں جیسے آئینِ ہند، ہندوستان میں سیاست اور سیاسی نظریات سے بحث کرتی ہیں'' عصری عالمی سیاست'' سیاست کو عالمی سطح تک وسعت دیتی ہے۔

سیاسیات کے نئے نصاب میں بالآخر عالمی سیاست کو جگہ دی گئی ہے۔ یہ ایک اہم قدم ہے۔ جوں جوں ہندوستان کی اہمیت بین الاقوامی سیاست میں بڑھ رہی ہے اور بیرون ملک رونما ہونے والے واقعات ہمارے طرزِ زندگی کو متاثر کررہے ہیں، یہ لازم ہے کہ ہم باہر کی دنیا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔ ہندوستان میں بین الاقوامی معاملات پر بڑے جوش وخروش سے گفتگو ہوتی ہے لیکن ان میں ہمیشہ پوری سمجھ شامل نہیں ہوتی۔ دنیا کے کام کرنے کے انداز میں ہماری معلومات کا زیادہ تر انحصار روزانہ کے اخبار، ٹیلی ویژن اور وقتاً فوقتاً گفتگو پر ہوتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعے طلبا کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ ہندوستان کے باہر کیا ہورہا ہے اور اس کا ہندوستان سے کیا تعلق ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واضح کردیا جائے کہ اس کتاب کا نام روایتی طور پر بین الاقوامی تعلقات یا بین الاقوامی سیاست کے بجائے عالمی سیاست کیوں ہے۔ اس دنیا میں مختلف حکومتوں کے درمیان تعلقات یا جنھیں ہم بین الاقوامی سیاست یا بین الاقوامی تعلقات کہتے ہیں، بہت اہم ہے۔ حکومتوں، غیر سرکاری تنظیموں اور عام آدمی کے بھی آپس میں مضبوط رشتے ہوتے ہیں۔ حکومتوں، غیر سرکاری تنظیموں اور عام آدمی کے بھی آپس میں مضبوط رشتے ہوتے ہیں۔ ان کو اکثر ماورائے قوم تعلقات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دنیا کو سمجھنے کے لیے اب صرف حکومتوں کے تعلقات کو سمجھنا کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ سرحدوں کے پار کیا ہورہا ہے کیونکہ جو کچھ ہورہا ہے اس کی ذمہ دار صرف حکومتیں ہی نہیں ہیں۔

مزید یہ کہ عالمی سیاست اپنے اندر دوسرے ملکوں کی سیاست کو بھی شامل کرتی ہے جنھیں ایک تقابلی تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر 'دوسری دنیا' یعنی سرد جنگ کے بعد کمیونسٹ ممالک میں وقوع پذیر واقعات پر تحریر شدہ باب ان علاقوں کے داخلی استحکام اور فروغ سے بحث کرتا ہے۔ جنوبی ایشیا پر لکھا ہوا باب ہندوستان کے پڑوس میں جمہوریت کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک تقابلی سیاست کا میدان ہے۔

اس کتاب کا تعلق اس عالمی سیاست سے ہے جو کم وبیش آج موجود ہے۔ یہ انیسویں اور بیسوی صدی کی سیاست سے بحث نہیں کرتی۔ اس دور کی سیاست کو تاریخ کی کتابوں میں موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ہم بیسویں صدی سے صرف اس حد تک بحث کرتے ہیں جہاں تک وہ موجودہ واقعات اور رجحانات کے پس منظر کا کام کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ہم شروعات سرد جنگ سے کرتے ہیں کیونکہ آج ہم جس مقام پر ہیں خود اس کو جنگ کی ابتدا اور انتہا کو جانے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔

آپ اس کتاب کو کیسے استعمال کریں؟ ہماری امید ہے کہ یہ کتاب عالمی سیاست کے تعارف کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اساتذہ اور طلبا بہ یک وقت اس کتاب کو زقند بھرنے والے تختہ کی طرح استعمال کر سکتے ہیں جس کی مدد سے وہ عصری سیاست میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر باب میں آپ کو اچھی خاصی معلومات ملیں گی۔ یہ آپ کو کچھ ایسے تصورات سے بھی آ گاہ کرے گی۔ جن کی مدد سے دنیا کو سمجھنا آسان ہوگا۔ مثال کے طور پر سرد جنگ، سرداری کا تصور، بین الاقوامی تنظیمیں، قومی، انسانی اور ماحولیاتی تحفظ اور عالمگیریت وغیرہ۔

اس کتاب کا ہر باب ایک تعارف سے شروع ہوتا ہے جو آپ کو فوراً یہ بتاتا ہے کہ اس باب میں کیا کیا متوقع ہے۔ ہر باب میں نقشے، میزان، گرافک، کارٹون اور دوسری تصویری مثالیں شامل ہیں تا کہ آپ کا مطالعہ دلچسپ ہو سکے اور دنیا کے متعلق آپ کی سوچ اور تصور کے لیے ایک مہمیز کا کام کرے۔ پچھلی کتابوں میں متعارف کرائے گئے کردار 'اُنّی اور مُنّی' یہاں پھر ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے معصوم لیکن چالاک اور عمومی تجسس سے بھرپور سوالات پوچھتے ہیں۔ اس کتاب کے ابواب میں گروپ ایکٹیویٹی یا اجتماعی عمل سے متعلق مشورہ (چلو، مل کر کریں)، مل جل کر مواد اکٹھا کرنا، کوئی بین الاقوامی مسئلہ حل کرنا یا آپ سے وہ کام جیسے آپ کوئی سفارت کار ہوں، بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 'اضافی باکس' بھی ہیں جن میں مہیا کی گئی معلومات امتحان کے لیے تو اتنی مفید نہیں ہیں جتنی کہ علم میں اضافے کے لیے یا تفصیلی معلومات کے خلاصہ کے لیے یا کبھی کبھی اس لیے بھی کہ آپ مضمون کے بارے میں مزید غور وفکر کریں۔ ہر باب کے آخر میں جو مشقیں دی گئی ہیں ان کا مقصد پڑھا ہوا سبق دوہرانا اور آموختہ سے ایک قدم آگے لے جانا ہے۔

آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ یہ کتاب نقشوں سے بھری ہوئی ہے۔ دراصل یہ جانے بغیر کہ مختلف جگہوں کا محل وقوع کیا ہے، ایک ملک کے دوسرے پڑوسی کون ہیں اور یہ کہ سرحدیں، دریا اور دوسری سیاسی اور جغرافیائی خصوصیتوں کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، عالمی سیاست کو سمجھنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہٰذا نقشوں کے استعمال میں ہم نے خاصی دریا دلی سے کام لیا ہے۔ آپ کو امتحان کے لیے ان نقشوں کو بنانے اور یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب ہم اس اہم نکتہ کی طرف آتے ہیں کہ یہ کتاب کیسے استعمال کی جائے۔ ہم نے یہ شعوری کوشش کی ہے کہ آپ کو بہت زیادہ معلومات جیسے نام، تاریخیں اور واقعات کے بوجھ سے نہ لادیں اس لیے ہم نے ان کا کم سے کم استعمال کیا ہے ہمارا مقصد آپ کو عالمی سیاست کا ماہر بنانا نہیں ہے بلکہ ہمارے اردگرد جو نئی دنیا ہے اس کی پیچیدگی اور آگے بڑھنے کی لگن سے نبرد آزما کرانا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اگر آپ کو مزید مطالعہ کا شوق ہے تو ''اگر آپ مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو......'' کے عنوان کے تحت کالم میں تحریر شدہ مختلف کتابوں کو پڑھ سکتے ہیں۔

اگر اس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کے ذہن میں ہمارے پوچھے گئے سوالات کے علاوہ کچھ دوسرے سوالات بھی آتے ہیں اور آپ مزید دلچسپی محسوس کرتے ہیں تو ہم کامیاب ہیں۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ اس کو فائدہ مند اور مصروف رکھنے والی کتاب پائیں گے۔

ہم این سی ای آر ٹی کے ڈائرکٹر پروفیسر کرشن کمار کے ان کی مدد اور رہنمائی کے لیے ممنون ومشکور ہیں کہ انھوں نے اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ طالب علم ہمدرد بنانے میں حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کتاب کے فائنل مسودہ تک انتظار کیا۔

کمیٹی برائے درسی کتب کے اراکین کی علمی مہارت اور قیمتی وقت کے بغیر ''عصری عالمی سیاست'' کا تیار ہونا ناممکن تھا نہ صرف یہ کہ

© NCERT not to be republished

ہر ممبر نے ہمیں اپنا قیمتی وقت دیا بلکہ مختلف مراحل میں اپنے اداروں سے کیے گئے وعدوں کو بھی نظر انداز کیا۔ نشستوں کے انتخاب اور متن کی ایڈیٹنگ کے لیے پروفیسر سنجے چترویدی اور ڈاکٹر سدھارتھ ملاوار پو ہمارے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم ڈاکٹر ایم۔ وی۔ ایس۔ وی پرساد کے ان کے خلوص اور لگن کے لیے شکر گزار ہیں جو این سی ای آر ٹی کی جانب سے اس کتاب کے کوارڈی نیٹر تھے ساتھ ہی جناب الیکس ایم۔ جارج اور جناب پنکج پشکر جنھوں نے متن کے معیار کو بلند رکھنے کے لیے دن رات کام کیا۔ محترمہ شویتا راؤ نے کتاب کی تزئین کاری میں حصہ لیا اور اس کو وہ شکل دی جو آپ کے سامنے ہے۔ مس پدماوتی نے تمام مشقوں پر کام کیا۔ ان تمام لوگوں کی انتھک کوششوں اور تخلیقی صلاحیتوں کے بغیر یہ کتاب موجودہ صورت میں پیش کرنا تقریباً ناممکن تھا۔

کانتی باجپئی
صلاح کار

یوگندر شرما، سُہاس پلشیکر
خصوصی صلاح کار

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیَر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)
2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی، درسی کتب برائے اعلیٰ اور ثانوی

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

یوگندر یادو، سینئر فیلو، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹی (CSDS)، دہلی

سہاس پلشیکر، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف پالیٹکس اینڈ پبلک ایڈمنسٹریشن، پونہ یونیورسٹی، پونہ

صلاح کار

کانتی پی۔ باجپئی، ہیڈ ماسٹر، دی دون اسکول، دہرہ دون

اراکین

الیکس ایم۔ جارج، آزاد محقق، ارووٹی، ضلع کنور، کیرالہ

انورادھا ایم۔ چنائے، پروفیسر، سینٹر فار رشین اینڈ سنٹرل ایشین اسٹڈیز، ایس آئی ایس، جے این یو، نئی دہلی

مدھو بھلہ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایسٹ ایشین اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی، دہلی

نونیتا چڈھا بہرہ، ریڈر، شعبۂ سیاسیات، دہلی یونیورسٹی، دہلی

پدماوتی، بی۔ ایس۔ فیکلٹی، سوشل سائنسز، انٹرنیشنل اکیڈمی فار کریٹیو ٹیچنگ (IACT)، بنگلور

پنکج پشکر، سینئر لیکچرر، ڈائرکٹریٹ آف ہائر ایجوکیشن (اتراکھنڈ)، ہلدوانی

سبیاساچی باسورائے چودھری، ریڈر، شعبۂ سیاسیات، رابندر بھارتی یونیورسٹی، کولکاتا

سمیر داس، ریڈر، شعبۂ سیاسیات، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

سنجے چترویدی، ریڈر، سنٹر فار اسٹڈیز آف جیو پالیٹکس، شعبۂ سیاسیات، پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ

سنجے دوبے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

شبا شیس چٹرجی، لیکچرر، ڈپارٹمنٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز، جادھو پور یونیورسٹی، کولکاتا

سدھارتھ ملاوارا پو، اسسٹنٹ پروفیسر، سنٹر فار انٹرنیشنل پولیٹکس آرگنائزیشن اینڈ ڈس آرمامینٹ، ایس آئی ایس، جے این یو، نئی دہلی

ورون ساہنی، پروفیسر، سنٹر فار نیشنل پولیٹکس، آرگنائزیشن اینڈ ڈس آرمامینٹ، ایس آئی ایس، جے این یو، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

ملاوی۔ ایس۔ وی۔ پرساد، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ان تمام افراد کی شکر گزار ہے جنھوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اس درسی کتاب کی تیاری میں تعاون کیا۔

ہم پروفیسر سویتا سنہا، صدر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی کے تعاون کے نہایت ممنون ومشکور ہیں۔ ہم ڈی ای ایس ایس ایچ کے انتظامیہ کے تعاون کے بھی شکر گزار ہیں۔

ہم سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (CSDS) کے پروگرام لوک نیتی کے ذریعہ حاصل ہونے والے تعاون پر ان کے تہہ دل سے ممنون ومشکور ہیں۔ ہم پروفیسر پیٹر آر۔ ڈی سوزا، ڈائرکٹر لوک نیتی کے بھی شکر گزار ہیں۔

کونسل مندرجہ ذیل افراد اور تنظیموں کی بھی ممنون ومشکور ہے جنھوں نے اس درسی کتاب کی تیاری میں ہمیں تعاون دیا: جن میں مسٹر۔ روبرٹ ڈبلیو۔ گرے، چیف یونائیٹیڈ نیشنز پوسٹل ایڈمنسٹریشن، نیویارک جنھوں نے اقوام متحدہ کے ڈاک ٹکٹ استعمال کرنے کی اجازت دی۔ قابل قدر مواد کی شمولیت کے لیے پروفیسر کے۔ سی۔ سوری؛ اینڈی سنگر، ایجنل بولیگن، اریس، کیم کارڈو، کرسٹو کومارنتکی، ڈینگ کوئے مائیل، ہیری، ہیریسن، ماٹک لین، ملٹ پرگی، پیٹ باگلے، پیٹر پس میس ٹرووِک اور ٹیب کے کارٹونوں کے کاپی رائٹ کی فراہمی کے لیے کیگل کارٹون انکارپوریشن؛ کارٹونوں کے لیے محترم کُٹّی (لافنگ وِتھ کُٹّی)، دی ہندو اینڈ پاکستان ٹری بیون؛ ڈرائنگ کے لیے کارٹونسٹ عرفان خان؛ دونقشوں (ہندوستان اور اس کے ہمسائے اور عالمی نقشہ) کو دستیاب کرانے کے لیے میسرز کارٹو گرافک ڈیزائن؛ پارلیمنٹ لائبریری، یونائیٹڈ نیشنز انفارمیشن سینٹر، نئی دہلی اور گوبرٹا مس (ڈاؤن ٹو ارتھ سپلیمنٹ) کا مواد دستیاب کرانے کیے لیے اور تصاویر کی دستیابی کے لیے وکیپیڈیا اور فلکر ڈاٹ کام (31 دسمبر 2006 سے قبل کیے گئے ڈاؤن لوڈ)

اشاعتِ ثانی کی غرض سے کتاب کے اردو مسودے پر نظرِ ثانی اور ضروری ترمیم واضافے کے لیے ہم ڈاکٹر فاروق انصاری کے ممنون ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں تعاون کے لیے ہم پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مشوروں کی درخواست

کیا آپ کو یہ درسی کتاب پسند آئی؟ اس کتاب کو پڑھ کر یا استعمال کر کے آپ کو کیسا محسوس ہوا؟ آپ کو کہاں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ؟ اس کتاب کی نئی اشاعت میں آپ کیا تبدیلیاں دیکھنا پسند کریں گے؟ ان تمام کے بارے میں یا اس کتاب سے متعلق دوسری چیزوں کے بارے میں ہمیں لکھیے۔ آپ ایک استاد ہو سکتے ہیں، ایک سرپرست ہو سکتے ہیں، ایک طالب علم ہو سکتے ہیں یا ایک عام قاری۔ ہم ہر ایک کی رائے کو اہمیت دیں گے۔

براہ کرم اس پتہ پر لکھیے:

کوآرڈی نیٹر (سیاسیات۔ عالمی سیاست)

ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، سری اربندو مارگ، نئی دہلی-110016

آپ اس پتے پر ای میل بھی بھیج سکتے ہیں

politics.ncert@gmail.com

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ iii

دیباچہ v

باب 1

سرد جنگ کا زمانہ 1

باب 2

دو قطبیت کا خاتمہ 17

باب 3

عالمی سیاست میں امریکہ کی بالادستی 31

باب 4

طاقت کے متبادل مراکز 51

باب 5

دورِ حاضر کا جنوبی ایشیا 66

باب 6

بین الاقوامی تنظیمیں 82

باب 7

دورِ حاضر میں سلامتی اور تحفظ 101

باب 8

ماحولیات اور قدرتی وسائل 119

باب 9

عالم گیریت 137

© NCERT not to be republished

اگر آپ مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو ....

آپ عصری عالمی سیاست سے متعلق مزید مطالعہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ سیکڑوں ہزاروں ماخذ ہیں لیکن یہاں کچھ ماخذوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔ ہم نے انگریزی زبان کے ماخذوں پر توجہ دی ہے۔ ان کے دیے جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہی بہتر ماخذ ہیں بلکہ ہم نے انھیں اس لیے منتخب کیا ہے کہ یہ ہندوستان کے طلبا کے استعمال لیے آسان ہیں۔

وِکی پیڈیا (جو انٹرنیٹ پر موجود ہے) میں اکثر و بیشتر مضامین، ممالک، افراد اور واقعات سے متعلق اندراجات جیسا کہ کتاب میں موجود ہیں کافی دلچسپ ہوتے ہیں۔ یہ انسائکلو پیڈیا، انسائکلو پیڈیا بریٹانکا کی طرح معلومات کے ماخذوں میں کافی وسعت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ عالمی سیاست پر اور بھی معیاری تعارفی کتب موجود ہیں۔ ان مفید اور اچھی کتابوں میں ایک The Globalization of world Politics: An Introduction to International Relations شامل ہے جس کو جان بایلیز، استو اسمتھ اور پٹریکیا اونس نے مرتب کیا ہے اور Oxford University Press نے 2004 میں شائع کیا ہے۔ The Global Future: A Brief Intoduction to World Politics کے مصنف چارلس ڈبلیو۔ کیگلے اور گریجوری اے۔ رائمنڈ ہیں۔ جس کو Wodsworth Publishing نے 2007 میں شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ *United States and the Great Powers: World Politics in the Twenty-First Century by Barry Buzan* (Polity Press, 2004); *International Relations* by Joshua S. Goldstein and Jon C. Pevehouse (Longman, 2005) and world Politics by Peter Calvocoressi (Longman, 2001).

رسائل جو آپ مستقل پڑھ سکتے ہیں ان میں India Today, Frontline, Outlook اور The Week شامل ہیں۔ یہ سبھی ہندستانی ایڈیشن میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ ہندوستان میں بھی بہت سے اکیڈمک جرنل ہیں جیسے China Report, Quarterly, اور Economic and Political weekly, India International Centre Quarterly, India Quarterly, International Studies, Seminar South Asian Survey, Strategic Analysis and World Affairs اور World Affairs شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون ہند کے جرنل جو ایک کثیر تعداد میں شائع ہوتے ہیں ہم ان میں سے مشہور جن میں برطانیہ اور امریکا کے جرنل شامل ہیں کے نام تجویز کرتے ہیں: Atlantic Monthly, The Economist, امریکا کے جرنل میں Foreign Affairs, The National Interest, Newsweek and Time. and Foreign Policy سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اہم امریکی مفکرین دنیا کو کس نظریے سے دیکھتے ہیں۔ اکیڈمک جرنل میں *Alternaties, Arms Control Today. Asian Security, Asian Survey. Bulletin of the Atomic Scientists, China Quarterly, Comparative Politics, European Journal of International Relations, Global Governance, Harward International Review, India Review, International Affairs, International Journal, International Organization, International Security, Millennium, Orbis, Pacific Affairs, Review of International Studies, Russian Review, Survival, Security Dialogue, Security Studies, Slavic Review, World Policy Journal, World Politics* اور *YaleGlobal Online* شامل ہیں۔

بلاشبہ، آپ کو روزانہ اخبار پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور خود کو دنیا میں ہونے والی سرگرمیوں سے باخبر رکھنا چاہیے۔ ٹیلی ویژن کے نیوز چینل پابندی سے عالمی واقعات پر رپورٹ دیتے ہیں اور دنیا کو اپنی آنکھوں کے سامنے آشکارا یا ظاہر ہوتے دیکھیے۔

© NCERT not to be republished